رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا

(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۵ | ۱۵ ار جنوری ۱۹۱۸ء | شنبہ | مطابق یکم ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ | نمبر ۵۷

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح خدا کے فضل اور رحم سے بخیر و عافیت ہیں ۱۴ تاریخ جناب انسپکٹر صاحب مدارس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے معاینہ کے لئے تشریف لائے۔ ۱۵ تاریخ طلبا کی کھیلیں [illegible]۔ اور تقسیم [illegible] گئے

آج کل ڈاک خانہ میں نئے سب پوسٹ ماسٹر صاحب [illegible] رہے ہیں۔ اُمید ہے۔ پبلک کو جو شکایات پہلے سب پوسٹ ماسٹر صاحب سے تھیں۔ وہ اب رونما نہ ہونگی +

کاتب الفضل کے بیمار ہوجانے کی وجہ سے یہ پرچہ بشکل آٹھ صفحے کا شایع کیا جاتا ہے +

اخبار احمدیہ

اعلان بیعت

برادرم محمد الدین خان صاحب خورم گوجر ضلع راولپنڈی سے مندرجہ ذیل اعلان اخبار میں شایع کرانا چاہتے ہیں کہ فدوی جو کہ پہلے پیر مہر علیشاہ گولڑوی کا مرید تھا اور خدا کے فضل سے ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ اس پر مہر علیشاہ صاحب کے ایک مرید اور ایک رئیس نے میرے والد صاحب میرے خلاف بھڑکایا۔ اور وہ مجھے محروم الارث کرنے پر تیار ہوگئے۔ حتیٰ کہ پٹواری سے فرد بھی لے لی۔ لیکن اب وہ خدا کے رحم کے باعث حضرت مسیح موعود کے دعویٰ پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اسوقت انکی عمر نوے برس سے کچھ زیادہ ہو۔ بیعت کرنے سے پہلے ان کا طریق تو شاہی تھا۔ اور خود لوگوں سے بیعت لیتے تھے احمدی احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت دے۔ نیز میری لڑکی جسکی عمر ۱۲ سال ہے۔ اور لڑکا مسمی [illegible] اور عمر ۸ سال ہے بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا انہیں بھی پکا احمدی بنائے۔ ابھی میرا ایک بھائی غیر احمدی ہے۔ اسکے لئے بھی دعا کی جائے +

ولادت

برادرم خدا بخش صاحب ساکن نکودر اور میاں احمد الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ۔ چودہری عبد اللطیف خان صاحب ساکن گنا چور کے ہاں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ تولد [illegible]

درخواست دعا

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بوشہر ملک ایران سے میدان جنگ سے اپنے لئے اور دیگر تمام احمدی احباب کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں جملہ احمدی احباب درد دل سے ان لوگوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیگا +

نظم

احمدی کون ہے

(از جناب مولوی محمد خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی)

(یہ نظم سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پڑھی گئی (ایڈیٹر))

آئے ہیں پئے وعظ ہمارے ثاقب | ہیں چرخ طریقت کے ستارے ثاقب
بے لاگ کہیں گے اور کوری کوری | ہیں آج ہمارے نہ تمہارے ثاقب

احمدی وہ ہے کہ جس کی آنکھ دنیا پر نہ ہو | حیف ہے دنیا سے دیں کا مرتبہ برتر نہ ہو
ہو اگر غیر احمدی کو تم دنیا سے دوں | فکرِ دیں میں احمدی کیونکر بچشمِ تر نہ ہو
بھائیو! احمد نے جو تعلیم دی تھی آپکو | کیا کہے گی روحِ احمد گر عمل اُس پر نہ ہو
ہم تو جب مانینگے پیارو احمدیت آپکی | نقدِ جان و دل لٹا دینا تمہیں دوبھر نہ ہو
بات وہ نکلے زباں سے جس میں ہو پورا اثر | دل پگھل کر موم ہو جائے اگر پتھر نہ ہو
کب مسیحائی پہ پیماں آپکا مانینگے ہم | دردِ دنیا سے اگر بیمارِ دل جانبر نہ ہو
رو بگھٹنی کی وجہ ہو گی آپ ہی اے دوستو | دینِ احمد کا جو چرچا خلق میں گھر گھر نہ ہو
آپ ہی واعظ خطیب اور ناصحِ مشفق ہو | عذر سن لیں ہم جو تم میں نورِ پیغمبر نہ ہو
ظلِ احمد جوشِ حق دکھلا گئے بنکر امام | پھر تعجب ہے کہ فردا آج سے بہتر نہ ہو
نفس کی حالت بگڑتی جا رہی ہے ای دریغ | جائے حیرت ہے کہ صدمہ آپکے دل پر نہ ہو
کفر تو اس فکر میں ہے نام ایماں کا مٹائے | فکر تم نے کی کہ دنیا میں کوئی کافر نہ ہو
ہو نہ جاؤ موردِ الزام محشر میں کہیں | دیکھنا تم پر عتابِ شافعِ محشر نہ ہو
ہو چکی ہے احمدیت پر فقط حجت تمام | خشمگیں تم پر کہیں وہ ان دیدہ داور نہ ہو
کیوں نہ کی جاں توڑ کر کوشش خدمتِ اسلام میں | مُہرِ خاموشی خدا کے روبرو لب پر نہ ہو
وقت ہے اب لاج رکھ لو احمدِ مرسل کی تم | سرخروئی کے عوض بے آبروئی سر نہ ہو
آپکے دل کی خبر اللہ کو ہے دوستو | حکم ظاہر پہ لگے گا جوش گر اندر نہ ہو
دل میں ہو جو کچھ نہاں جاری زباں پہ ہو وہی | کیا ہے ایماں ایک جبتک اندر اور باہر نہ ہو
اپنی کہتا ہوں کہ میرے دل کی حالت ہے زبوں | وعظ کیا فرماؤں حالِ دل اگر بہتر نہ ہو
کارِ دیں سے ہے یہ غافل حبِ دنیا میں مگن | اسمیں دیں کا دخل ہو حبِ دنیا نکل باہر نہ ہو
اپنا منہ اپنے گریباں میں جو دیکھا ڈالکر | اک دلِ ویراں تھا جسمیں راستی کا گھر نہ ہو
یہ کوئی دل ہے کہ جس میں حبِ دنیا ہو بھری | کیا کریں اس دل کو جسمیں حبِ دیں دم بھر نہ ہو
ایسے دل کو ہم دلِ سوزاں کا دیتے ہیں خطاب | ایسے ناپاکیزہ دل کا نام کیوں اخگر نہ ہو
ایسے دل کو ہم دلِ بریاں کہیں تو ہے بجا | کیوں لقب ایسے دلِ سوزاں کا خاکستر نہ ہو
آہ لائیں ڈھونڈھ کر کس جا سے قلبِ مطمئن | حبِ دنیا حبِ مال و زر کا جو خوگر نہ ہو
احمدیت نے بتائے تھے ہمیں دل کے صفات | مطمئن ہو ذکرِ حق سے جو کبھی مضطر نہ ہو
کیوں نہیں دل کی وہ حالت جیسی تھی وہ جوش | دل سنورتا ہے تبھی جب صحبتِ بدتر نہ ہو
قادیاں دارالاماں میں تم جو آ جاؤ ادھر تو | میرا ذمہ ہے اگر بیمارِ دل جانبر نہ ہو
اپنے دل کی بات تو میں نے بتا دی آپکو | آپ بھی کچھ کہہ سنائیں حال۔ اگر دوبھر نہ ہو

ثاقبِ گستاخ اب ختمِ سخن تو کر کے بیٹھ
تجھ سے سب اچھے ہیں بس آپے سے تو باہر نہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ر جنوری ۱۹۱۸ء

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۲۷ر دسمبر ۱۹۱۷ء کی کارروائی

اس دن کے پہلے وقت کی کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی موجودگی میں شروع ہوئی۔ جس کی مختصر سی اطلاع پہلے دی جا چکی ہے۔ اسوقت حضور نے اپنی پہلی تقریر شروع فرمائی۔ جو انشاء اللہ تمام و کمال دوسری تقریروں کے ساتھ عنقریب شائع ہو جائے گی۔ اس تقریر کے بعد نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھی گئی۔ اور پھر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی بقیہ تقریر شروع فرمانے سے قبل چند ایک نکاحوں کا اعلان کرتے وقت مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا۔

خطبہ نکاح جو سالانہ جلسہ کے اجتماع میں پڑھا گیا

ہماری جماعت کے بہت لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے نکاح قادیان میں ہوں۔ اور اس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کے نکاح میں پڑھوں۔ لیکن سب دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بے شک بعض مقامات خاص طور پر بابرکت ہوتے ہیں۔ اور انمیں جو کام کیا جائے۔ اس میں خدا تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل اور رحم سے بعض بندوں کے متعلق چشم پوشی، غریب نوازی اور رحم اور شفقت کو کام میں لا کر ان کے پڑھے ہوئے نکاح میں بھی برکت دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل برکت قرآن کریم کی اتباع میں ہی ہوتی ہے۔ قرآن کریم کے احکام کے خلاف کیا ہوا کام خواہ کسی بڑے امام پر ہو۔ اور کسی انسان کے ذریعہ کرایا جائے کبھی بابرکت نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ اگر قرآن کریم کی ہدایات کے خلاف کوئی دھوکہ دیکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی نکاح پڑھوا لیا جاتا۔ تو وہ بھی بابرکت نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی وہی فعل بابرکت ہو سکتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام اور قواعد کے ماتحت ہو۔ اگر کوئی آپ کو دھوکہ دیکر اور فریب سے کام کراتا یا اپنے حق میں فیصلہ لے لیتا تو اس میں بھی برکت نہ ہوتی۔ اور یہ بات میں نہیں کہتا۔ بلکہ وہی پاک اور مطہر انسان فرماتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تم میں سے دو شخص میرے پاس کوئی جھگڑا لائیں۔ اور انمیں سے ایک لسان اور طرار ہو اور میرے سامنے اپنی بات ایسے رنگ میں پیش کرے۔ کہ میں دھوکہ میں آ کر اسکے حق میں فیصلہ دیدوں۔ اگر کبھی ایسا معاملہ ہو۔ تو جس کو میں کچھ دلوا دوں۔ حالانکہ اس کا حق لینے کا نہ ہو۔ تو وہ سمجھے۔ کہ میں آگ جہنم کا حصہ لے گیا ہوں۔ پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی ایسے فیصلہ کے متعلق جو آپ کو دھوکہ دے کر کرایا جائے یہ فرماتے ہیں۔ تو اور کون انسان ہے جس سے قرآن کریم کی ہدایات کے خلاف دھوکہ دیکر کوئی کام کرایا جائے۔ اور وہ بابرکت ہو۔ اسلیئے وہی نکاح بابرکت ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام اور قواعد کے ماتحت ہو۔ میں تو ایک کمزور انسان ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام آنا نجات کا باعث سمجھتا ہوں۔ مگر وہ جو خدا تعالےٰ کے پیارے اور محبوب تھے اور تمام نبیوں کے سردار تھے۔ جن کی ایک نظر ہمارے لیئے دونوں جہانوں کا بھلا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے وہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی قرآن کریم کے احکام کے خلاف دھوکہ دے کر مجھ سے کام کرا لے۔ تو اس میں بھی برکت نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ جہنم کا ٹکڑا ہوگا۔ جو اس کے لیئے مصیبت اور دکھ کا باعث ہوگا۔ پس ہمارے دوست جہاں اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کے نکاح قادیان میں پڑھے جاویں۔ اور میں اسکے نکاح پڑھوں۔ وہاں ان کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ان کے نکاح قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے احکام کے ماتحت ہوں۔ جب وہ ایسا کرینگے تو ان کے نکاحوں میں خدا کے فضل اور رحم کے ماتحت زیادہ برکت ہوگی۔

قرآن کریم کے ان احکام کو جو نکاح کے متعلق ہیں تفصیلی طور پر بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں۔ کیونکہ مجھے ابھی تقریر کرنی ہے۔ وہ رہ جائیگی۔ اور پھر بہت دفعہ بیان کئے جا چکے ہیں۔ ہاں ایک بہت ضروری بات ہے۔ وہ بیان کئے دیتا ہوں۔

اس زمانہ میں نکاح کے معاملہ میں جھوٹ۔ فریب اور دھوکہ سے بہت کام لیا جاتا ہے۔ لڑکی اور لڑکے والے کسی نہ کسی غرض اور مطلب کی وجہ سے بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور بعد میں اس سے بڑا فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ میرے پاس ہمیشہ ایسے خطوط آتے رہتے ہیں۔ اور کئی لوگ زبانی بھی کہتے ہیں کہ ہمارے لڑکے لڑکیاں بڑے دکھ اور تکلیف میں ہیں۔ انکی اس قسم کی باتیں سنکر میرا دل درد محسوس کرتا ہے۔ اور مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اس کا علاج میرے اختیار میں نہیں ہوتا۔ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور ان کی تکلیف کو دور کرے۔ مگر یہ ان کے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کے حکموں کے ماتحت اپنے نکاح کو رکھو۔ قرآن کریم کے احکام سے کوئی برکت باہر نہیں ہے۔ جھوٹا ہے۔ جو یہ کہے۔ کہ قرآن کریم کو چھوڑ کر اور اس سے علیحدہ ہو کر کوئی برکت حاصل ہو سکتی ہے۔ پس اگر تم اپنے نکاحوں میں برکت چاہتے ہو۔ تو انہیں قرآن کریم کے مطابق بناؤ۔ خدا تعالیٰ میں بڑی طاقتیں ہیں۔ اس کے فیصلے رد نہیں ہو سکتے۔ اسی سے فیصلہ چاہو۔ تاکہ تمہاری تمام دقتیں اور تکلیفیں دور ہوں۔ مومن کے لئے اس دنیا کو جہنم نہیں بنایا گیا۔ مگر مومن بغیر قرآن کے احکام ماننے کے کوئی ہو نہیں سکتا۔ جو اعلیٰ درجہ کے مومن ہوتے ہیں۔ یعنی مامور و مرسل۔ ان کے جنت کا تو ہم اندازہ نہیں لگا سکتے مگر ہر ایک مومن اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے خاص فضل محسوس کرتا ہے۔ میں نے یہ دیکھنے کیلئے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ مومن کو اسی دنیا میں جنت ملتی ہے بہت غور کیا ہے۔ اور دیکھا ہے۔ کہ خواہ کوئی کیسی ہی تکلیف اندرونی ہو یا بیرونی۔ دشمنوں کا حملہ ہو یا شرارت کچھ ہو دیکھیں

اضطراب نہیں پیدا ہوا۔ اور آپ نے جسم کے کسی گوشہ میں جہنم نظر نہیں آیا۔ جنت ہی جنت دکھائی دیا ہے۔ پس اگر تم مومن بنو گے۔ تو خدا تمہارے گھروں کو جنت بنا دے گا۔ راحت اور آرام پیدا کر دے گا۔ عارضی اور معمولی جھگڑے تو انسانوں میں ہوتے ہی ہیں۔ صحابہ کرام میں بھی ہو جایا کرتے تھے۔ مگر مومن کے لئے ایسا جھگڑا جو جہنم ہو۔ کبھی نہیں ہوتا۔ اور کبھی کوئی تکلیف ایسی نہیں ہوتی۔ خواہ ساری ہی دنیا خلاف اٹھ کھڑی ہو۔ پس اپنے نکاحوں میں یہ بات ضرور مد نظر رکھو۔ پھر عورتوں پر بہت رحم کرو۔ یہ جنس بہت غریب اور کمزور ہے۔ اس زمانہ میں ان پر اتنے ظلم ہو رہے ہیں کہ دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے۔ بہت لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں۔ کہ عورتیں ہمارے لئے عیش و عشرت کے سامانوں میں سے ایک چیز ہیں۔ ہم جس طرح چاہیں۔ ان سے سلوک کریں۔ انکے ہم پر کوئی حقوق نہیں ہیں۔ پھر موجودہ حالات میں عورتوں کو اپنے بہت سے حقوق حاصل کرنے میں مشکلات ہیں۔ کئی بیچاری عورتیں عمر بھر دکھ اور تکلیف میں پڑی رہتی ہیں۔ ان کے ظالم خاوند نہ تو ان کی خبر گیری کرتے ہیں اور نہ ہی ان کو طلاق دیتے ہیں میرا منشا ہے کہ گورنمنٹ سے خلع کا قانون پاس کرایا جائے۔ اسکے پاس کرنے میں گورنمنٹ کا کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ایک اسلامی حکم پورا ہو جائیگا۔ اس وقت جو لوگ ہمارا کہنا نہیں مانتے اسوقت سرکار کے حکم سے مانینگے۔

اس وقت میں چند ایک نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں پہلا اعلان صغرا بیگم بنت ماسٹر قادر بخش صاحب کا نکاح پانچسو مہر پر عبد القدیر ولد میاں عبد اللہ صاحب سنوری سے۔ اور مریم بی بی بنت میاں عبد اللہ صاحب سنوری کا نکاح پانچسو روپیہ مہر پر ماسٹر رحیم بخش صاحب ایم اے ولد ماسٹر قادر بخش صاحب سے ۔

اسلام نے اس قسم کی شادی کو ناپسند کیا ہے۔ کہ ایک شخص اپنی لڑکی دوسرے شخص کے لڑکے کو اس شرط پر دے۔ کہ اسکے بدلہ میں وہ بھی اپنی لڑکی اس کے لڑکے کو دے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اگر طرفین کے فیصلے الگ الگ اوقات میں ہوئے ہوں۔ اور ایک دوسرے کو لڑکی دینے کی شرط پر نہ ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح کا یہ نکاح ہے ۔

نکاحوں کا اعلان

اسکے بعد مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان ہوا۔

مسماۃ داتی کا نکاح احمد سے ایک سو روپیہ مہر پر

مسماۃ محمد بی بی کا نکاح جالے سے ایک سو روپیہ مہر پر۔

مسماۃ سکینہ کا نکاح مولا بخش سے اڑہائی سو روپیہ مہر پر

مسماۃ بی بی فاطمہ جمیلہ بنت مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری کا نکاح محمد ظریف صاحب متعلم بی اے کلاس سے سات ہزار مہر پر۔ مسماۃ فاطمہ بیگم کا نکاح غلام قادر سے پانچ سو روپیہ مہر پر۔

مسماۃ زینب بی بی کا نکاح جھنڈو سے دو سو روپیہ مہر پر

مسماۃ سلطانیہ بیگم کا نکاح عبد الغنی سے پانسو روپیہ مہر پر

ان نکاحوں کے علاوہ ۲۸ دسمبر کو بعد از نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے چند اور نکاحوں کا اعلان کیا چونکہ اسوقت حضور کی تقریر ہو چکی تھی۔ اور وقت بہت گذر چکا تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا۔ کہ اسوقت میں کوئی خطبہ نہ پڑھ سکوں گا۔ البتہ کسی صاحب نے ایک سوال پوچھا ہے۔ اس کا مختصر جواب دیتا ہوں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ عورتوں کا جو مہر باندھا جاتا ہے۔ وہ صرف دکھانے کے لئے ہی ہوتا ہے۔ یا اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے وہ یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دہوکا کا موجب ہو۔ ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں۔ اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں۔ وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے۔ لیکن ادا ضرور کرے۔ معجل اور غیر معجل کے الفاظ بعد کی ایجاد ہیں۔ شریعت اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے۔ پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ ورنہ آہستہ آہستہ یہ ایک قرضہ ہے۔ جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔

اسکے بعد مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا گیا۔

مسماۃ حرمت بی بی کا نکاح فیروز دین سے دو سو روپیہ مہر پر

مسماۃ حاجرہ رشید کا نکاح معراج الدین سے ایکہزار روپیہ مہر پر

مسماۃ فضل بی بی کا نکاح عبد القدوس صاحب نو مسلم سے تین سو روپیہ مہر پر۔

مسماۃ صغرا بیگم کا نکاح محمد اسمٰعیل صاحب سے آٹھ سو روپیہ مہر پر

۲۹ دسمبر کو بابو محمد حسن خان صاحب ولد میاں امام خان صاحب سیالکوٹ کا نکاح مبارکہ بیگم بنت حافظ عبد العزیز صاحب ویژن منیجر سنگر سیونگ کمپنی سیالکوٹ سے ایکہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

خدا تعالیٰ ان تمام نکاحوں کو بابرکت کرے۔ آمین

الفضل

تصدیق المسیح خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں ایک مختصر مگر نہایت آسان اور واضح طرز پر ایک رسالہ لکھکر شائع کیا ہے اسمیں ان بڑے بڑے مسائل کے متعلق جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہایت متانت اور سنجیدگی سے بحث کی گئی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب بہت معقولیت سے دئے گئے ہیں۔ پہلے باب میں اُمت محمدیہ میں سلسلہ مجددین۔ ختم نبوت۔ نزول مسیح۔ علامات زمانہ مسیح موعود۔ خروج دجال۔ حقیقت معراج حضرت مسیح کی وفات۔ مسیح موعود کی آمد اور منارۃ البیضا بڑے بڑے مسائل پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے بحث کی گئی ہے اور دوسرے باب میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے قرآن کریم سے آٹھ معیار بہت عمدگی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اور اسطرح اس مختصر سے رسالہ میں گویا کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے ہمارے نزدیک یہ رسالہ اشاعت احمدیت کے لئے نہایت کارآمد اور مفید آلہ کا کام دیگا ۔

اخیر پر ہم اس بات کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ گو رسالہ نہایت عجلت کے ساتھ شائع کیا گیا ہے تاہم صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جو کہ مذہبی کتابوں کے لئے ایک نہایت ضروری اور اہم امر ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہو سکتا ہے: [illegible] قادیان ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

خدا تعالےٰ سے دُعائیں مانگو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۷ء کو سالانہ جلسہ کے اجتماع میں مسجد نور میں پڑھا

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ - (۲-۱۸۲)

جہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت میں اور ہزاروں ہزار ثبوت دئے ہیں وہاں ایک نہایت زبردست اور عظیم الشان ثبوت قبول دعا کا بھی دیا ہے۔ باقی جسقدر ثبوت ہیں ان کا کثیر حصہ ایسا ہی ہے کہ جن سے ہستی باریتعالیٰ کا ثبوت تو مل جاتا ہے۔ لیکن ان سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا لیکن یہ ثبوت ایسا ہے کہ ایک پنتھ دو کاج - جہاں اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے - وہاں انسان خود بھی بہت بڑا فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔ پس مومنوں کے لئے یہ نہایت بابرکت اور مفید طریق ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کاربند رہنا چاہیئے

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو جماعتیں قائم ہوتی ہیں۔ وہ ابتدا میں نہایت کمزور اور ضعیف ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ میرے مذہب کے پھیلانے میں کسی انسان کا دخل نہیں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے اسلئے وہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے کام کے متعلق یہ کہا جائے کہ فلاں کی مدد اور کوشش سے ہوا ہے۔ پس اس کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے۔ کہ ایسے نبی جن کے ذریعہ امتیں قائم ہوتی ہیں کبھی کسی ایسی جماعت یا قوم سے مبعوث نہیں کرتا۔ جو پہلے سے دنیا میں رعب۔ اقتدار اور غلبہ رکھتی ہو۔ بلکہ دنیاوی لحاظ سے نہایت چھوٹے درجہ اور غریب لوگوں سے ایسے انبیاء اُٹھاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ بادشاہوں کو اس کام کے لئے چُنے۔ تو دنیا کہہ سکتی ہے کہ فلاں کے رُعب اور حکومت کے ذریعہ فلاں سلسلہ چلا ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ ایسے لوگوں میں سے اُمتیں قائم کرنیوالے انبیاء کو مبعوث نہیں کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین اسلام کے مقابلہ پر تلوار چلانے کی ضرورت تھی۔ اسوقت اگر کوئی بادشاہ نبی بناکر بھیجا جاتا تو دنیا کہتی کہ اس نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا ہے۔ ورنہ دراصل اس میں کوئی خوبی اور صداقت نہ تھی لیکن اب یہ کہنے والوں کے لئے کیسا سیدھا اور صاف جواب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے کہ مانا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اسلام کی خاطر تلوار چلانے والے آئے کہاں سے تھے۔ ایک اتنی بہادر قوم کہ جس نے تلوار کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کی۔ اسکے دل میں کس طرح اسلام داخل ہو گیا تھا۔ اور اگر اُسکے دل میں دلائل اور براہین کے ذریعہ اسلام جاگزین ہو گیا تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ باقی لوگ دلائل کے ذریعہ حلقہ اسلام میں داخل نہ ہو سکتے تھے ؛

پس یہ جو دندان شکن جواب دیا جاتا ہے اسی لئے دیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی حالت دنیاوی لحاظ سے بہت کمزور تھی۔ ورنہ دنیا پر یہ ثابت کرنا بہت مشکل ہو جاتا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا ؛

تو اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ کسی جماعت کو حق پر قائم کرنے کے وقت غربت دکھاتا ہے۔ اور یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کا کام کسی اور کی طرف منسوب کیا جائے۔ اس لئے وہ سب کچھ خود کرتا ہے۔ یعنی اس کا نام پھیلانیوالے چھوٹے درجہ کے لوگ ہوتے ہیں لیکن جب وہ اس کام کو شروع کرتے ہیں تو خدا تعالےٰ انہیں بڑا بنا دیتا ہے۔ اسلئے وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ دین کا فلاں کام ہم نے کیا یا ہمارے ذریعہ دین پھیلا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں کام کرنے کی وجہ سے ہم پر انعام ہوا پس کوئی نبی۔ کوئی صحابی۔ کوئی ولی۔ کوئی بزرگ نہیں کہہ سکتا کہ ہماری طاقت اور ہمت سے خدا کا دین پھیلا۔ بلکہ ان کی ابتدائی حالت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں دین کا خادم ہونے کی وجہ سے اعلیٰ مراتب پر پہنچایا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھئے آپکے زمانہ میں جو نکہ ترقی نہایت سُرعت کے ساتھ ہوئی ہے۔ اس لئے ان کی نظیر نہایت عجیب اور صاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہونیوالے لوگ کون تھے۔ یہی کوئی اونٹوں کے چرانے والا۔ کوئی معمولی دوکاندار۔ کوئی معمولی زمیندار۔ مگر اسلام میں داخل ہوکر جانتے ہو کیا سے کیا ہو گئے۔ اسلام نے انہیں حکمران اور بادشاہ بنا دیا۔ لیکن چونکہ وہ نہایت ادنیٰ حالت سے ترقی کر کے اسلام کی خدمت کرنے کی وجہ سے اعلےٰ درجہ پر پہنچے تھے۔ اس لئے ان کا نفس یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ بلکہ ان کے شکرگذار دل سے یہی آواز نکلتی تھی۔ کہ ہم پر خدا نے فضل کیا ہے۔ اور ان کی گردنیں اسلام کے احسانات کے بار سے جھکی ہوئی تھیں۔ اور وہ اقرار کرتے تھے۔ کہ اسلام لانے کی وجہ سے ہم پر یہ انعام ہوئے ہیں۔ کسی انسان کو سب سے بڑا سمجھنے والا اس کا اپنا نفس ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی ذلیل سے ذلیل قوم ایسی نہیں۔ جو اپنے آپ کو اعلیٰ نہ سمجھتی ہو۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ دنیا میں ادنےٰ سے ادنےٰ جو قومیں کہی جاتی ہیں۔ ان کے کسی انسان کو اگر کسی اعلےٰ کہلانے والی قوم سے رشتہ کے لئے کہا گیا ہے۔ تو وہ کہدیتا ہے کہ اسطرح ذات بگڑ جاتی ہے۔ تو سب سے زیادہ انسان کا نفس اس کی عظمت اور بڑائی کا بیان کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن میں آپ لوگوں کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ اس سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ کسطرح اسلام کے احسانات کے نیچے عربوں کی گردنیں خم تھیں ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت کے مقام پر کھڑے ہوئے۔ تو ان کے والد کو کسی نے جاکر کہا کہ آپ کا بیٹا خلیفہ ہو گیا۔ یہ سنکر بلحاظ اس قاعدہ کے کہ انسان کا نفس اپنی تعریف چاہتا ہے طبعاً یہ نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا کہ وہ کہتے۔ کہ واقعہ میں ہمارا ہی خاندان اس قابل ہے۔ کہ اس سے خلیفہ ہو۔ اور کونسا ہے۔ جو اس منصب کو حاصل کر سکے۔ مگر اسلام کا احسان ان پر اسقدر بھاری تھا۔ کہ ان کے نفس کو ذرا بھی سر اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ انکی اپنی حالت دنیاوی لحاظ سے اتنی گری ہوئی تھی۔ کہ نفس ان کو جتنا بھی بڑا بناتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارا ہی خاندان اس قابل تھا کہ اس سے خلیفہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے نہ تو یہ کہا اور نہ ہی چپ رہے۔ بلکہ سنانے والے کو کہا کہ تم کو غلطی لگی ہے۔ کیا ابو قحافہ (یہ ان کا نام تھا) کا بیٹا خلیفہ ہو سکتا ہے ؟

ان کا یہ کہنا شہادت ہے۔ اس بات کی کہ ان پر اسلام نے کس قدر بڑا احسان کیا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ ان کا نفس انہیں بڑا بنا کر دکھاتا۔ پھر وہ اولین صحابہ میں سے نہ تھے۔ بلکہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔ ایسے آدمی کا نفس بالکل مردہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ تو انہیں بڑا بناتا ہو گا مگر باوجود اسکے ان کے بیٹے کا خلیفہ بننا اتنا بڑا انعام اور احسان تھا کہ وہ سمجھ ہی نہ سکتے تھے کہ میرے بیٹے کو یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے بتانے والے کو کہا کہ تمہیں غلطی لگ گئی ہے۔ اس ایک مثال سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کسطرح اسلام کے احسانات کے نیچے ان کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں ٭

اسی قسم کی ایک اور مثال سناتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو قاضی مقرر کیے گئے۔ ایک دفعہ دربار لگائے بیٹھے تھے۔ کہ ایک نہایت قیمتی رومال نکالکر اس میں تھوکا۔ اور اپنے آپ کو کہا۔ واہ وا ابوہریرہ اب تم بھی بڑا بن گیا۔ حاضرین نے پوچھا۔ آپکے اس کہنے کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ پہلے میرا کیا حال تھا۔ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کی وجہ سے آپکے دروازہ پر بیٹھا رہا کرتا تھا۔ اسوقت ہمارے گھرانہ کی اتنی بھی کائنات نہ تھی کہ مجھ اکیلے کو روٹی ہی کھلا سکتے اور کسی سے سوال کرنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہوا تھا۔ اس لئے سات سات وقت میں بھوکا رہتا۔ اور جب انتہائے بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ تو لوگ جوتیاں مارا کرتے تھے (عرب میں رواج تھا کہ مرگی کے مریض کو جوتیاں مارا کرتے تھے تاکہ اچھا ہو جائے۔ ان کے ساتھ بھی مرگی کا مریض سمجھکر یہی سلوک کرتے تھے) مگر آج اسلام کے طفیل خدا نے وہ عزت دی ہے کہ یہ رومال جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور جسمیں میں نے تھوکا ہے۔ ایران کے بادشاہ کسریٰ کا ہے۔ جسے وہ دربار کے وقت ہاتھ میں رکھا کرتا تھا ٭

تو صحابہ کہاں تھے لیکن اسلام نے کہاں تک پہنچا دیا۔ غرض ابتدائی حالت انبیاء کی جماعتوں کی بہت کمزور ہوا کرتی ہے۔ جو سنت اللہ ہے۔ اور کمزوری کی حالت میں انسان کو بہت مضبوط سہارے کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور ان جماعتوں کا سہارا دعا ہوا کرتی ہے اسی کے ذریعہ انہیں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہم بھی چونکہ ایک نبی کی جماعت ہیں۔ اور اسوقت ہماری ابتدائی حالت ہے۔ اس لئے ہمیں دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کوئی ایسی قوم جو دولتمند اور دنیاوی لحاظ سے طاقتور ہو۔ دعا سے استغنا کرے۔ گو خدا تعالیٰ سے کوئی بھی استغنا نہیں کر سکتا۔ مگر وہ بظاہر نظر معذور کہی جا سکتی ہے۔ لیکن ہم جن کی کہ ابتدائی حالت ہے ہم استغنا نہیں کر سکتے۔ ہماری حالت ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ خدا کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔ چونکہ درد اور تکلیف میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اور ہماری ایسی ہی حالت ہے۔ اسلئے ہمارے لئے یہ موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور دعاؤں میں لگ جائیں اسوقت جو میں نے آیت پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر میرے بندے مجھ سے دعا کریں تو میں ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ پس جب قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے۔ اور ادہر ہماری یہ حالت ہے۔ تو ہمیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اس موقعہ کو ضائع کرنا سخت نادانی ہو گی۔ اور یہ ایسی ہی بات ہو گی۔ کہ ایک انسان سخت پیاسا ہو۔ اور اُسے پانی بھی ملتا ہو۔ لیکن وہ پیئے نہ۔ ہم پیاسے بھی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے پانی مہیا بھی کیا ہوا ہے۔ اور وہ دینے کو تیار بھی ہے۔ پھر اگر ہم اُسے نہ پیئیں۔ تو کتنا افسوس کا مقام ہو گا پس اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے بلکہ خاص طور پر اپنے لئے اپنی جماعت کے لئے اسلام کی اشاعت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں ٭

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سفر میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اسلئے میں آج آپ لوگوں کو جو ہزارہا یہاں موجود ہیں۔ تحریک کرتا ہوں کہ خوب دعائیں کریں۔ بہت لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ سفر میں دعائیں کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ یوں تو وہ اپنے پاس دوائی کی بوتل رکھتے ہیں۔ لیکن جب بیمار ہوں۔ اسوقت اُسے پرے پھینک دیتے ہیں۔ تو سفر میں کئی لوگ نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی وقت خاص طور پر قبولیت کا ہوتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت حکم ہوا ہے۔ کہ سفر میں چار کی بجائے دو رکعت نماز پڑھا کرو۔ یعنے خدا نے بتایا ہے کہ تو ایسی حالت میں ہم اپنا آدھا حق عبادت کا معاف کر دیتے ہیں۔ اسوقت میں بھی تم دعائیں مانگ لو۔ مگر کئی لوگ سفر میں اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جب تک یہاں رہیں۔ اسجگہ بھی اور رستہ میں بھی ضرور دعائیں مانگیں۔ ہمارے دشمن اسقدر طاقتور اور قوی ہیں۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کے وعدے ہمارے ساتھ نہ ہوں تو نہ معلوم ان کا خیال کر کے ہماری کیا حالت ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے وعدوں کے پورا ہونے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ لوگ خاص طور پر دعاؤں میں مصروف رہیں۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو اس کی توفیق دے۔ آمین ٭

تمام مذاہب کے قائم مقاموں کو چیلنج

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بمقام شملہ جو زبردست تقریر فرمائی تھی۔ اور جس میں تمام مذاہب کے قائم مقاموں کو چیلنج دیا تھا کہ اپنے اپنے مذہب کے زندہ ہونے کا ثبوت دینے کے لئے میدان مقابلہ میں آئیں۔ اسے ہمارے مکرم بھائی حافظ سید عبدالحمید صاحب امین انجمن احمدیہ منصوری نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ چھپوا کر شایع کیا ہے۔ اس کی متعدد کاپیاں وہ اپنے طور پر مفت تقسیم کریں۔ لیکن اگر کوئی اور بھائی بھی اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ تو فی کاپی ۲ر اور ایک روپیہ کی دس کے حساب سے مندرجہ ذیل پتہ سے منگا لیں۔ اسطرح جو روپیہ وصول ہو گا وہ کسی اور مفید ٹریکٹ کے شایع کرنے پر صرف کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔
منیجر کتب خانہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک کشف

اور

اُس کا حقیقی مصداق

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مسیح موعود کا خواب میں قلم سپرد کرنا

پھر حضرت مسیح موعود نے مولوی محمد علی صاحب کو اپنا کوئی قلم سپرد نہیں کیا۔ بلکہ بات یوں ہے کہ حضور نے فرمایا۔ کہ خواب میں مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک چیز بطور تحفہ دی۔ اور وہ قلم تھا۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ میں نے مولوی عبد الکریم صاحب سے کہا۔ کہ میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا تو انہوں نے فرمایا کہ مولوی محمد علی نے منگوایا ہو گا میں نے کہا۔ میں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اس کے بعد بیداری ہو گئی۔ اب غور کیجئے کجا وہ اسباب کا کہ دیدو نگا اور کجا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنا قلم سپرد کیا۔

پھر حضرت مسیح موعود نے اسکی تعبیر یہ فرمائی ہے۔ کہ قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں ایسی طاقت پیدا کر دے۔ کہ وہ مخالفوں کے ردّ میں اعلےٰ مضامین لکھیں۔ واللہ اعلم۔

حضور کا یہ فقرہ کہ مخالفوں کے ردّ میں اور یہ فقرہ کہ واللہ اعلم دونوں قابل غور ہیں۔ فقرہ اول میں بتایا ہے کہ مخالفوں کی تردید کے ساتھ یہ تعبیر وابستہ ہے۔ لیکن مولوی کا تو اب سارا زور خود مسیح موعود اور آل مسیح کے برخلاف لگ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے ساتھ واللہ اعلم بھی فرما دیا۔ کہ موجودہ حالت میں تو مخالفین کی تردید میں لکھتا ہے۔ خدا جانے بعد میں کسی وقت ہمارے ہی برخلاف لکھنا شروع کر دے گا۔ سو واقعات نے تصدیق کر دی کہ بات اسیطرح ہتی۔

حضرت مسیح موعود کا دوسرا خواب

جیسا کہ اس کی تصدیق حضور دوسرے خواب سے بھی ہو رہی ہے۔ جو ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء کو دکھایا گیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ چند روز ہوئے۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے۔ میں اس کے پاس گیا۔ وہ سنجیدہ آدمی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے۔"

اب خواب کو پڑھو اور غور کرو۔ کہ وہ سنجیدہ آدمی کون ہے کیا وہ مولوی محمد علی صاحب ہی نہیں کہ جس نے قادیان سے لاہور آتے ہوئے پوچھنے پر جواب دیا کہ میں لاہور اس لئے جاتا ہوں کہ مصلحت وقت ہے۔ اب ایسا شخص کہ جو حضرت مسیح موعود کے اس خواب کے رُو سے مرتدین میں داخل ہو کر رئیس المرتدین بھی ہو چکا۔ اور شب و روز حضرت مسیح موعود اور آل مسیح موعود اور خلیفہ مسیح موعود کی مخالفت اور بغاوت میں گذر رہے ہیں۔ اور جس نے اس مخالفت اور بغاوت کا ثبوت ڈاکٹر مرتد کی طرح اپنے ترجمہ سے ہی دیا ہے۔ کیا ایسے انسان کا ترجمہ حضرت مسیح موعود کے بشر اور مبارک کشف کا مصداق ہو سکتا ہے غور کرو۔ پھر غور کرو۔

مولوی محمد علی صالح تھے

اور مولوی محمد علی صاحب کے متعلق وہ آپ صالح تھے۔ نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" کی رؤیا سے اسکے صالح ہونے کا ثبوت پیش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص ازالہ اوہام سے جہاں حضرت صاحب نے اپنے بعض دوستوں کی تعریف لکھی ہے۔ اور وہاں ڈاکٹر عبد الحکیم کا بھی صالح وغیرہ تعریفیہ الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ اب کوئی شخص اسکے غیر صالح اور مرتد ہونے کی حالت میں پیش کرتا پھرے کہ دیکھو مبائعین تو ڈاکٹر عبد الحکیم کو غیر صالح وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے اسے ازالہ اوہام میں صالح کہا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب بے شک صالح تہا۔ لیکن کب؟ جب تک کہ مرتدین میں داخل نہیں ہوا تہا۔ اور اس کے ارادے بھی نیک تھے لیکن کب؟ جب تک کہ ارتداد کا جامہ نہ پہنا تہا۔ اُمید ہے کہ اس بیان کے بعد پیامی صاحبان مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کو حضرت صاحب کے کشف مذکور کا مصداق قرار دیتے ہیں احتراز اور حزم و احتیاط سے کام لینگے۔

مسیح موعود کا کشف پیامیوں کے حق میں

ہاں حضرت مسیح موعود کے کشوف سے ایک کشف ہم پیامی صاحبان کے حق میں بھی دکھا دیتے ہیں۔ تاکہ ان کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے کہ حضرت مسیح موعود کے اتنے کشوف سے ہمارے حصہ میں ایک ہماری نسبت کوئی بھی کشف نہیں۔ سو ذیل کا کشف جو ہم نے اُوپر بھی ذکر کیا ہے۔ وہ خصوصیت سے غیر مبائعین کے حق میں ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرة علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ یعنے خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں۔ کہ وہی ہوں۔ اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے۔ سو اس وقت میں بھی سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں۔ اور ایسی صورت واقع ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنے وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم۔"

دیکھو۔ اس رؤیا میں حضرت مسیح موعود کا حضرت علی بننا اور آپ کی خلافت کے امر کو روکنا اور اس میں فتنہ انداز ہونا کس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کیا اس سے کھلے طور پر یہ نہیں ثابت ہوتا کہ موجودہ خلافت۔ یعنے خلافت ثانیہ جو دراصل حضرت مسیح موعود کی ہی خلافت ہے۔ کیونکہ فرع اپنے اصل کے حکم میں ہی داخل ہے۔ اور جیسے مخالفت کے پہلو اور خوارج کی مزاحمت اور فتنہ اندازی کے پہلو کے لحاظ سے خلفاء اربعہ سے مرد حضرت علی کی خلافت سے متشابہ ہے۔ وہ حق اور غیر مبائعین کا طرز عمل جو اسکے خلاف ہے۔ سراسر باطل ہے۔ اس رؤیا میں خلافت ثانیہ کو خوارج کی مزاحمت اور مخالفت اور فتنہ اندازی کی وجہ سے حضرت علی کی خلافت کہکر حضرت خلیفہ ثانی کو ان معنوں میں حضرت علی قرار دیا ہے۔ اور اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ جیسے حضرت علی اپنی خلافت میں خوارج کے مقابلہ میں حق پر تھا۔ ویسے ہی حضرت خلیفہ ثانی اپنی خلافت میں خوارج کے گروہ ثانی یعنے غیر مبائعین کے مقابل میں حق پر ہیں۔ اور یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم میں مبغام کے ساتھ کی ضمیر

سالانہ جلسہ ۱۹۱۷ء پر بیعت ہونیوالوں کی فہرست

خدا کے فضل و کرم کے ماتحت ہمارا سالانہ جلسہ جہاں جماعت احمدیہ کے لئے بہت سے فوائد کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں حق کے بہت سے متلاشیوں اور صداقت کے دلدادہ لوگوں کے لئے ہدایت اور رشد کا موجب بنکا ہوتا ہے۔ اور ہر سال اس موقعہ پر بہت سے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اگرچہ گذشتہ سالوں میں سالانہ جلسہ پر احمدی ہونے والوں کی تعداد معلوم کرنے کا کوئی انتظام کیا جاتا تھا۔ لیکن اس سال جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جہاں تک کہ ان کی طاقت میں تھا۔ نو مبائعین کی فہرست مرتب کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ قریباً چار سو افراد اس جلسہ پر داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ گو اتنے بڑے ہجوم میں نو مبائعین کی فہرست مرتب کرنا ایک بہت مشکل کام تھا۔ اور ممکن ہے کہ کئی نام رہ گئے ہوں تاہم ماسٹر صاحب موصوف قابل تعریف ہیں۔

اسقدر افراد کا سالانہ جلسہ پر بیعت کرنا بھی اس بات کی علامت ہے کہ امسال خدا کے فضل و کرم سے سالانہ جلسہ نہایت کامیاب ہوا ہے۔ الحمدللہ۔ ایڈیٹر

مندرجہ ذیل احباب نے ایام جلسہ میں بذریعہ خط بیعت کی

۱۔ فضل احمد صاحب ۔ ضلع شاہ پور
۲۔ مہر محمد صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۳۔ مسماۃ رسول بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۴۔ رحمت بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۵۔ اللہ جوائی ۔ ؍؍ ؍؍
۶۔ غلام بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۷۔ امام بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۸۔ فضل بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۹۔ غلام بی بی ثانی ۔ ؍؍ ؍؍
۱۰۔ حسین بی بی ۔ ضلع شاہ پور
۱۱۔ دل احمد ۔ ؍؍ ؍؍
۱۲۔ سردار بخش صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۳۔ خوشی محمد صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۴۔ احمد الدین صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۵۔ رحمت اللہ خان صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۶۔ الٰہ دین صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۷۔ نور محمد صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۸۔ تاج دین صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۱۹۔ نظام الدین صاحب ۔ گجرات
۲۰۔ سلام الدین صاحب ۔ ؍؍
۲۱۔ ڈاکٹر فضل احمد صاحب ۔ ہوشیارپور
۲۲۔ سید نورالحق صاحب ۔ کشور گنج ۔ بنگال
۲۳۔ احمد کنڈی صاحب ۔ مالابار ۔ کیتانور
۲۴۔ جمال الدین صاحب ۔ فریدکوٹ
۲۵۔ حسن بی بی اہلیہ امام الدین صاحب ۔ ضلع جالندھر
۲۶۔ والدہ محمد الدین صاحب ۔ ضلع راولپنڈی
۲۷۔ دختر محمد الدین ؍؍ ؍؍ ؍؍
۲۸۔ مصری خاں ؍؍ ؍؍ ؍؍
۲۹۔ میاں نانک ؍؍ ضلع سیالکوٹ
۳۰۔ نانک چوکیدار ۔ ؍؍ ؍؍
۳۱۔ احمد الدین صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۳۲۔ اہلیہ عبیداللہ صاحب ۔ ضلع لدھیانہ
۳۳۔ سلمہ ؍؍ ؍؍
۳۴۔ زبیدہ ؍؍ ؍؍
۳۵۔ بشیرن ؍؍ ؍؍
۳۶۔ شریعت احمد صاحب ؍؍ ؍؍
۳۷۔ غالب صاحب ۔ یادگیر ۔ علاقہ نظام دکن
۳۸۔ عبدالحق صاحب ۔ ضلع لودھیانہ
۳۹۔ بابو محمد حیات صاحب ۔ ؍؍ لاہور
۴۰۔ شرف النساء ۔ ؍؍ سیالکوٹ
۴۱۔ روشن خان صاحب ۔ ؍؍ گجرات
۴۲۔ ڈاکٹر نواب علی صاحب ۔ ضلع پنڈ دادنخان
۴۳۔ حاکم الدین صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۴۴۔ شاہزادہ صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۴۵۔ عائشہ بی بی ۔ ؍؍ ؍؍
۴۶۔ اللہ رکھی ۔ ؍؍ ؍؍
۴۷۔ اقبال بیگم ۔ ؍؍ ؍؍
۴۸۔ سردار علی صاحب ۔ بیر پور ۔ ضلع شاہ پور
۴۹۔ اہلیہ نظام الدین صاحب ۔ ؍؍ فیروزپور
۵۰۔ عبدالغفور صاحب ۔ ؍؍ سیالکوٹ
۵۱۔ میاں نور احمد صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۵۲۔ ولی داد صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۵۳۔ میاں اللہ دتا صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۵۴۔ سید عبداللہ شاہ صاحب ۔ بنوں
۵۵۔ اہلیہ ملک صاحب خان صاحب ۔ گوجرانوالہ
۵۶۔ میاں عبداللہ صاحب ۔ یادگیر ۔ علاقہ نظام
۵۷۔ فاطمہ بی بی ؍؍ ؍؍
۵۸۔ کلثوم بی بی ؍؍ ؍؍
۵۹۔ معصوم بی بی ؍؍ ؍؍
۶۰۔ اہلیہ عبدالقادر صاحب ؍؍ ؍؍
۶۱۔ فرزند ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۶۲۔ دختر ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۶۳۔ جلال الدین صاحب ۔ ضلع گورداسپور
۶۴۔ نور محمد صاحب ۔ ؍؍ ؍؍
۶۵۔ بلو صاحب ؍؍ ؍؍

مندرجہ ذیل احباب نے خود آکر بیعت کی

۶۶۔ میاں عبدالصمد صاحب ۔ ضلع جہلم
۶۷۔ میاں اللہ رکھا صاحب ضلع ملتان
۶۸۔ شہاب الدین صاحب ۔ ؍؍ لاہور
۶۹۔ فقیر محمد صاحب ۔ ؍؍ سیالکوٹ
۷۰۔ جلال الدین صاحب ۔ ؍؍ جالندھر
۷۱۔ غلام محمد صاحب ۔ لاہور
۷۲۔ فقیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۳۔ ہدایت اللہ صاحب ؍؍ ؍؍
۷۴۔ برکت علی صاحب ؍؍ گجرات
۷۵۔ حسن شاہ صاحب ؍؍ ؍؍
۷۶۔ سراج الدین صاحب ؍؍ ؍؍ (باقی آئندہ)

باہتمام شیخ عبدالرحمن پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام میں چھپکر ۱۰ کاں کے لئے شائع ہوا۔